بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان میں اہم صلیبی مہرہ۔۔۔۔ایم کیو ایم

عبد الہادی: بشکریہ نوائے افغان جہاد

پیشکش؛انصار اللہ اردو بلاگ

http://ansarullah.co.cc/ur

۸۰ کی دہائی میں سپر پاور ہونے کے دعویدار روس نے اپنی طاقت کے زعم میں افغانستان پر حملہ کیا تو سخت جان مجاہدین نے اللہ کے حکم سے اُسے ذلت آمیز شکست سے دوچار کر دیا۔ نتیجتاً روس دنیا کے نقشے سے سمٹتے ہوئے عالمی منظر نامے سے غائب ہو گیا۔ دنیائے عالم میں روس کے نام نہاد غلبے کے وقت دنیا میں دائیں اور بائیں بازو کی ایک واضح فکری تقسیم موجود تھی۔ روس کے خاتمے کے ساتھ ہی دنیا سے دائیں اور بائیں باوزو کے یہ امتیازات بھی اختتام پذیر ہوئے۔ دنیا پر اپنے تسلط کا دعوی کرتے ہوئے، صلیبی ہرکارے امریکہ نے روس کی جگہ لے لی اور امریکی تسلط پر مبنی، یک محروی دنیا، میں دائیں اور بائیں کی تفریق ختم ہو کر سبھی امریکہ کے غلام بن گئے۔ اقوامِ عالم صلیب کی غلامی کے قلادے اپنی گردنوں میں پہنتی چلی گئیں اور پوری دنیا صلیبی امریکہ کی چاکری میں لگ گئی۔ یہاں تک کہ خود روس اور چین بھی مسلمانوں کے خلاف، امریکی ہتھکنڈوں، میں استعمال ہونے لگے۔

صلیب کے اس تسلط نے اوروں کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک کے حکمرانوں کو بھی ایمان سے ارتداد کی طرف دھکیلتے ہوئے صلیبی صہیونی فسادی اتحاد کا حصّہ بلکہ فرنٹ لائن اتحادی بنادیا۔ ایمانی پستی اور بے حمیتی کے اس صفر میں دیگر مسلمان ممالک کی طرح

پاکستان نے بھی اپنی ترجیحات کا تعیّن صلیبی سرغنہ امریکہ کے زیر ہو کر کیا اور یہاں بھی دائیں، بائیں کی تفریق مٹ گئی اور سبھی اسی صنم خانے کے پجاری کے مصداق امریکی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو گئے۔ پاکستانی حکومت کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کی اکثریت امریکی غلامی کا ناپاک لباس زیب تن کر چکی ہے۔ خطے میں صلیبیوں کے ایک اہم مہرے ایم کیو ایم کے گھناؤنے کردار سے آگاہی از حد اہم ہے۔

یوں تو ایم کیو ایم کا آغاز ۱۹۸۴ء میں ہوا۔ لیکن اس کی داغ بیل ۱۹۷۸ء میں اس وقت ہی پڑ گئی تھی جب الطاف نامی ایک شخص نے جامعہ کراچی میں آل پاکستان مہاجر سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے نام سے تنظیم بنائی۔ مہاجروں کے ساتھ ناانصافیوں اور ان کے استحصال کے خلاف جدوجہد کے نعرے کے ساتھ جنم لینے والی اس تنظیم کے بنیادی مقاصد لادینیت و اباحیت کا فروغ اور حرام ذرائع سے وسائل کا حصول ٹھہرا۔۔۔ اپنے مقصد کے حصول کے لئے اس تنظیم نے اپنے قائد الطاف کی سرپرستی میں کراچی کے تعلیمی اداروں میں غنڈہ گردی کو رواج دینا شروع کیا۔۔۔ اور بھتہ خوری، داداگیری، تشدد، قتل و غارت گری اور بوری بند لاشوں کے ذریعے اس تنظیم نے پورے کراچی میں خوف کی ایک فضا قائم کی۔

اور ناجائز خواہشات کے حصول، حرام مال اور بھڑتی ہوئی ہوس پوری کرنے کے لئے الطاف حسین نے تعلیمی اداروں کے بعد تمام طبقات تک اپنی رسائی ممکن بنانے کے لئے ۱۹۸۴ء میں مہاجر قومی موومنٹ بنائی۔ اپنے اہداف کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم کیو ایم نے اُس وقت کی فوج حکومت کی سرپرستی اور خفیہ ایجنسیوں کی (کرم فرمائیوں) کی بنیاد پر کچھ ہی عرصے میں کراچی میں اپنی جڑ بنالی۔ ۸ اگست ۱۹۸۶ء کو ایک جلسے کے دوران میں ایم کیو ایم کے کارکنوں نے سرعام فائرنگ کی، عام لوگوں کی جائداد کو نشانہ بنایا۔ اس واقعہ کے دو ماہ بعد تسلسل سے چوک چوراہوں سے لے کر گلی محلوں تک ایک نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بھتہ نہ دینے والے اور ایم کیو ایم کی مخالفت کرنے والے ہر شخص کی (بوری بند لاش) کرچی کی سڑکوں پر پائی جانے لگی۔

یہاں تک کہ خود ایم کیو ایم سے متعلقہ ایسے افراد کی لاشیں بھی کراچی کے شہریوں نے دیکھیں، جنہوں نے الطاف حسین کے مفادات کے خلاف زبان کھولی (مثلاً عظیم احمد طارق، خالد بن ولید اور ایسے ہی بے شمار افراد جو کسی وقت ایم کیو ایم کے چوٹی کے راہ نماؤں میں شمار ہوتے تھے)۔ ۱۹۹۰ء میں الطاف حسین نے ایک ریلی سے اپنے گویانہ طرز تخاطب کے دوران ایک انگریزی ماہ نامے news line magazine کے ایڈیٹر کو اپنے خلاف کالم لکھنے پر سرِعام دھمکیوں سے نوازا اور کچھ ہی دنوں بعد اُس کی بوری بند لاش، ایک پرانی عمارت سے برآمد ہوئی۔ اسی عرصہ میں ایک اور صحافی ظفر عباس کو ایم کیو ایم پر تنقید کی پاداش میں کراچی کی مشہور شاہراہ پر بیچ چوراہے میں بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ان واقعات کے بعد تو جیسے قتل و غارت گری کا دہانہ کھول دیا گیا۔ شہر کراچی میں روزانہ درجنوں کے حساب سے لاشیں گرنے لگیں۔ ہر ایم کیو ایم مخالف شہری زیر عتاب آنے لگا مخالف طلبہ، تنظیموں کے سرکردہ افراد، مذہبی سیاسی تنظیمیں، صحافتی ادارے اور تجارتی مراکز وغیرہ کو خوف و دہشت میں مبتلا کر دیے گئے۔

۱۹۷۸ء سے ۲۰۰۹ء کے ۳۱سالہ تاریک دور میں مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں کے کئی اہم افراد اور مراکز ایم کیو ایم کی غنڈہ گردی کا نشانہ بنے۔ نشانہ بننے والوں کی طویل فہرست میں معروف طبی ادارے (ہمدرد) کے حکیم محمد سعید ہفت روزہ "تکبیر" کے مدیر صلاح الدین، معروف عالم دین مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ اور مفتی عتیق الرحمٰن رحمۃ اللہ اور ایم مذہبی جماعت کے راہنما کے محمد اسلم مجاہد کے علاوہ سیکٹروں عامۃ المسلمین شامل ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ایم کیو ایم سے گذشتہ ۳۰سالوں میں طاغوتی جمہوری نظام پر یقین رکھنے والی ایک مذہبی سیاسی نے سب سے زیادہ نقصان اٹھایا، جس کے سیکٹروں کارکن اس تنظیم کی وحشت و بربریت کا نشانہ بنے (یہ ایک الگ بحث ہے کہ اپنے کارکنان کی قربانیوں کو معمولی جانتے ہوئے انہوں نے کوئی مثبت قدم نہ اٹھایا اور شریعت کے مطابق مقتولین کا قصاص نہ لے کر مزید بے گناہوں کا خون بہنے سے نہ روک سکے)۔۔۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایم کیو ایم کی اٹھان، ایک دہشت گرد، بھتہ خور اور قتل و غارت گری کی عادی مجرم تنظیم کے طور پر ہوئی اور اس نے آگے چل کر اپنے ناپاک

اور مذموم مقاصد کے حصول کے لئے اسلام اور اہل اسلام سے غداری اور ارتداد کا راستہ اختیار کیا۔ خود طاغوتی اقوام متحدہ کے ادارہ برائے ہوم لینڈ سیکورٹی اینڈ امیگریشن رسپانسز، امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمینٹ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق کراچی میں سالانہ ۱۸۰۰اافراد قتل ہورہے ہیں اور ایم کیو ایم کے عملی مقاصد میں قتل و غارت گری، تشدد اور اس طرح کے دیگر جرائم شامل ہیں۔

(Al-1Feb 1996; US-DOS Feb 1996)

گیارہ ستمبر کے مبارک معرکے کے بعد برپا ہونے والی صلیبی جنگ میں ایم کیو ایم کی اسلام بیزاری مزید واضح ہو گئی اور خیر و شر کی اس واضح جنگ میں اُس نے کھل کر کفر کے کیمپوں کے رخ کیا۔ ضیاء الحق کی فوج کے طفیل معرضِ وجود میں آنے والی اس تنظیم نے ضیاء الحق کے بعد ہر موقع پر پاکستانی فوج کو ہدف تنقید بنایا لیکن موجودہ صلیبی جنگ میں شروع دن سے ہی ایم کیو ایم پاکستانی حکومت اور فوج کے ہمراہ ارتداد کے راستے پر گامزن ہو گئی، الطاف حسین اور اس کے دیگر پالتوؤں نے کھلے عام شعائر اسلام اور شریعت اسلامیہ کی تضحیک شروع کر دی(یاد رہے ۱۹۹۲ء میں فوج کے ایم کیو ایم کے خلاف آپریشن کلین اپ کے بعد فوج اور ایم کیو ایم کے درمیان بُعد المشرقین والا معاملہ تھا لیکن صلیبیوں کے سامنے سجدہ ریزی کے بعد دونوں کے مفادات بھی مشترک ہو گئے) لال مسجد کے عظیم سانحہ کے وقت اور اس سے قبل ایم کیو ایم نے ان جانثارانِ قرآن و سنت کے خلاف مغلظات بکنا شروع کر دیں اور پرویزی دور کے ہر اقدام کی کھلے عام حمایت اور تشہیر کی۔ ۱۵اپریل۲۰۰۷ء کو کراچی میں ایک ریلی میں الطاف حسین نے کہا

لال مسجد والے عوامی رائے کے بر خلاف کلاشن کوف کے زور پر ڈنڈا بردار شریعت قائم کرنا چاہتے ہیں اور ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے لال مسجد کے باسیوں کو سبق سکھانے کے لئے حکومت اور فوج کو فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

۳جولائی ۲۰۰۷ء کو ناپاک فوج کے لال مسجد میں حاملین قرآن سنت اور اصحابِ صفہ کے ورثا پر آپریشن سائلنس کے بعد جب پوری امت مسلمہ کرب اور اذیت میں مبتلا تھی تو چند دیگر بے غیرت اور بے حمیت لوگوں کے ساتھ ساتھ ایم کیو ایم امت کے زخموں پر نمک پاشی کے عملِ نجس میں محو تھی اور فوج کے ان اقدامات پر تحسین کے ڈونگرے پر سارہی تھی۔

سوات میں پاکستانی حکومت کے شریعت کے نفاذ کے معاہدے پر سب سے زیادہ شور بھی اسی ایم کیو ایم کی طرف سے بلند ہوا۔ الطاف حسین نے خاص نظام عدل کے حوالے سے بلائے گئے اپنی پارٹی کے اجلاس میں کہا کہ سوات نظام عدل امن کا نہیں بلکہ پاکستان کی تباہی کا معاہدہ ہے اور طالبان سوات اور بونیر کے بعد اسلام آباد کا رخ کریں گے۔ اس کا کہنا تھا سوات امن معاہدے سے شدت پسندوں کو لوگوں پر تشدد کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے۔ سوات معاہدے کی حمایت کرنیوالوں نے رحمان بابا اور دیگر مزاروں کو بم سے اڑانے والوں کی سرپرستی کی۔ اس معاہدے کی صورت میں قتل وغارت گری نوٹیفکیشن جاری کر کے ظلم اور تشدد کا لائسنس دیا گیا۔ اُس نے کیا کہ معاہدہ ملک میں قبائلی کلچر متعارف کرنے کی سازش ہے۔ سوات کے بعد اب اسلام آباد کی باری ہے۔(۶ اپریل ۲۰۰۹ء)

صلیبی غلام پاکستانی حکومت کی طرف سے دھوکہ دہی اور فریب پر مبنی نظام عدل معاہدہ کے بعد سوات پر فوج گردی پر الطاف کا کہنا تھا کہ ایم کیو ایم حکوم تکے ساتھ کھڑی ہے اور فودج آپریشن کی حمایت کرتی ہے۔ دیشت گردوں کے مکمل خاتمے کے لئے ہم حکومت اور فوج کے ہمراہی ہیں۔ آپریشن ناکام ہوا تو حالات بہت خراب ہو جائینگے۔ ملک افواہوں کی زد میں ہے۔ صوفی محمد نے معاہدے کے بعد پینترا بدل لیا۔ پنجاب میں کالعدم لشکر جھنگوی گڑبڑ پھیلا رہا ہے۔ جنوبی پنجاب میں موجودہ دہشے گروں کے خلاف بھی آپریشن کیا جائے۔

سوات میں فوج گردی کے وقت اور اس کے بعد ایم کیو ایم صلیبی امریکہ سے مسلسل رابطے میں رہی اور اپنے آقا کی طرف سے ملنے والی ہدایات کے مطابق رد عمل کا اظہار کرتی رہی۔ کراچی میں امریکی قونصل خانے کا انچارج سٹیفن جی فیکن نو اتر کے ساتھ نائن زیرو جاکر اگلی ہدایات دیتا رہا اور دوسری سمت سے بھی آقا کی جی حضوری اور سجدہ ریزی ہوتی رہی اور یہ عمل تسلسل سے جاری رہا۔ انہی کی ہدایات پر پہلے اسلام کے نام نہاد نرم تاثر۔۔۔کے راگ الاپے جانے لگے۔ پھر قادیانیوں کے امیر مرزا طاہر بیگ کے انتقال پر تعزیتی بیان دیا تھا۔ مجھ پر کئی اخبارات نے ادرائے لکھے کہ میں نے کفر کیا ہے آج میں پھر وہ کفر کرنے جارہا ہوں جس کا دل چاہے فتویٰ دے جو قادیانی پاکستان میں رہتے ہیں ان کو اپنے عقیدے اور مسلک کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہونی چاہئے یہ ان کا حق ہے پاکستان کا پہلا نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بھی احمدی تھا، اگر آپ اس کا نام صرف اس لئے نہیں لیتے ہیں کہ وہ احمدی تھا تو یہ زیادتی ہوگی، یہ خیالات جناح اور علامہ اقبال کے کبھی نہیں تھے۔ میں جعلی ملاؤں اور جعلی سیاسے دانوں کا پاکستان نہیں چاہتا بلکہ جناح کا پاکستان چاہتا ہوں۔

مردود الطاف مزید کہتا ہے کہ جب ایم کیو ایم کی حکومت قائم ہوگی تو میں اس حکومت سے فرمائش کرونگا کہ مجھے ایک بڑا سا کمپاونڈ دے جہاں میں مسجد، گوردوارہ، مندر، چرچ بناؤں گا، احمدیوں کی مسجد بھی بناؤں گا اور اس کمپاونڈ میں سب اپنے وقت اور اپنے انداز سے عبادت کریں گے۔ جس دن میرا مقصد پورا ہو گیا اور میں جو انقلاب لانا چاہتا ہوں وہ آگیا تو میں پاکستان میں دین کی تبلیغ کروں گا اور قرآن کی تفسیر پڑھایا کرونگا۔

کراچی میں قادیانیوں نے ایم کیو ایم کی آشیر آباد سے اپنے مذہب کی تشہیر شروع کردی اور ملیر، نارتھ کراچی، گلستانِ جوہر، پنجاب کالونی اور فیڈرل بی ایریا میں مراکز بناکر مسلمانوں کو ورغلانا شروع کردیا۔ ذرائع کے مطابق قادیانیوں کے ان اقدامات کی مخالفت کرنے والے اہل علاقہ کو ایم کیو ایم کی طرف سے مسلسل دھمکیاں مل رہی ہیں۔ ادھر اپنے صلیبی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے،

پاکستان بھر میں توہین رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توہینِ صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین اور قرآن پاک کی بے حرمتی کی مرتکب قادیانی قیدیوں کی رہائی کے لئے کوششوں میں ایم کیو ایم پیش پیش جارہی ہے۔ مقام حیرت ہے کہ اپنے کفر کا اعتراف کرنے اور اس کا اعادہ کرنے کے باوجود، شعائر اسلام کو کھلم کھلا مذاق اڑا کر، قادیونیوں کے بت کدے کو معاذاللہ مسجد کہہ کر اور پیغمبر صدیق وصفا نبی مہربان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منکرین کی حمایت کرنے کے باوجود یہ زندیق مسلمان کہلاتا ہے۔

یاد رہے اسی گروہ خبیثہ کا ایک مفکرِ اسلام عامر لیاقت نے روافض کی ایک مجلس میں کیمرے کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعیں کے متعلق گستاخانہ توہین آمیز اور کفریہ کلمات کہہ کر دین اسلام سے بیزاری کا برملا اقرار پہلے ہی کر چکا ہے۔

تازی ترین اطلاعات کے مطابق صلیبی امریکہ نے کراچی میں اپنی سلطنت کو وسعت دینے کے لیے ایم کیو ایم کو خصوصی ٹاسک دیا گیا اور اس کے بدلے کراچی کی مقامی حکومت کے مختلف پیکجز اور مراعات کا اعلان پہلے ہی کیا جاچکا ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کے نام سے ۳۵ کروڑ ڈالر کی ایک خطیر رقم اس کے علاوہ ہے۔ اس ضمن میں امریکیوں کے دفاتر اور رہائشی کالونی کے لیے قریبی علاقوں ﴿سلطان آباد، ہجرت کالونی، ٹکری کالونی اور انٹیلی جنس کالونی﴾ کے ۵ لاکھ سے زائد مکینوں کو سیکورٹی رسک کا نام دے کر دربدر کرنے کے منصوبے پر ایم کیو ایم کی سٹی حکومت کی طرف سے اقدامات کا آغاز ہوچکا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ، کراچی میں طالبان کا پراپگنڈہ کرکے مدارس دینیہ پر چھاپے اور علمائے کرام کی گرفتاریاں اور ان کو تضحیک کا نشانہ بنانے کے مذموم صلیبی مقاصد بھی ایم کیو ایم ہی پورے کررہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طالبان ناصرف شہر کراچی بلکہ پورے پاکستان اور تمام دنیا میں شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے علمبردار بن کر اٹھ رہے ہیں اور وہ وقت بالکل قریب آن لگا ہے جب ایم کیو ایم جیسے مجرمین کا یہ ٹولہ اپنے قائد، فسق وفجور کے منبع الطاف حسین سمیت

ذلت ورسوائی کا قلادہ گلے میں ڈالے تاریخ کے اوراق کے سپرد ہونے کو ہے۔ پھر ان خائنین پر کوئی افسوس کرنے والا بھی ڈھونڈے نہ ملے گا۔ انشاءاللہ تعالی

وَكَذٰلِكَ جَزَاءُ الظّٰلِمِينَ۔